# قرض دے کر مشروط نفع لینے کا حکم



ریفرنس نمبر:Aqs 1738

تاریخ:08-12-2019

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے کچھ لوگوں سے ادھار میں مال لیا تھا، اب مزید مال کی ضرورت ہے، لیکن اُن لوگوں کو اُن کی گزشتہ رقم ادا کیے بغیر مزید مال نہیں ملے گا، اس لیے میں نے اپنے ایک دوست سے کچھ رقم ادھار لینے کے لیے رابطہ کیا تاکہ وہ رقم اُن لوگوں کو دے کر مزید مال لے لوں، لیکن دوست کے ساتھ طے یہ کرنا ہے کہ میں اُس کے پیسے قرض خواہوں کو دے کر جو مال لاؤں گا، اس میں سے ہر پیس پر معین مقدار میں دوست کو بھی نفع دیتا رہوں گا اور دوست کی اصل رقم میرے پاس ہی محفوظ رہے گی، بعد میں وہ رقم بھی لوٹا دوں گا۔ آپ سے یہ پوچھنا تھا کہ اس طرح میرا اپنے دوست سے قرض لینا اور اس کو یہ نفع دینا جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں بیان کردہ طریقہ خالص سود ہے کہ قرض دے کر نفع لینا ہے اور اسی کو سود کہتے ہیں، اس کا لینا دینا ناجائز وحرام ہے۔

اللہ عزوجل قرآنِ مجید میں سود کی حرمت کے متعلق ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ ترجمہ کنزالایمان: "اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود کو۔"

(پارہ 3، سورۃ البقرۃ، آیت 275)

نفع کے ساتھ مشروط قرض کے متعلق سیدنا علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا: "کل قرض جر منفعۃ فھو ربا" ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع لائے سود

ہے۔ (نصب الرایہ، جلد4، صفحہ60، مطبوعہ مؤسسۃ الریان، بیروت)

صحیح مسلم میں ہے:"عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اٰکلَ الربا و موکلَہ و کاتبَہ و شاھدیہ" ترجمہ: سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سود لکھنے والے اور سود کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (الصحیح لمسلم، کتاب البیوع، باب الربا، جلد2، صفحہ27، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں قرض پر نفع کے متعلق فرماتے ہیں:"قطعی سود اور یقینی حرام و گناہِ کبیرہ و خبیث و مردار ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ269، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایسا قرض لینے، دینے والے کے متعلق فرماتے ہیں:" اگر قرض دینے میں یہ شرط ہوئی تھی، تو بے شک سود و حرامِ قطعی و گناہِ کبیرہ ہے۔ ایسا قرض دینے والا ملعون اور لینے والا بھی اسی کے مثل ملعون ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ278، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

10 ربیع الآخر 1441ھ/08 دسمبر 2019ء

المفتی دارالافتاء اہلسنت daruliftaa@dawateislami.net



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے